ناسمجھ

ڈاکٹر وسیم صدیقی
10/8th Road North
Ahmadi - 61008
Kuwait

دوسروں کی بات کان لگا کر سننا بُری بات ہے۔ یہ بات وِجے کو اچھی طرح معلوم تھی۔ لیکن جب ٹیلی فون بوتھ کے باہر اپنی باری کا انتظار کرتے کرتے اُس نے کسی آدمی کو فون پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ کہ سمجھنے کی کوشش کرو میری جان، تو وہ کچھ چونک گیا۔ یہ کسی لڑکی کو کچھ سمجھا رہا ہے۔ کیا سمجھا رہا ہے، اُس نے کان لگا دیئے۔ ٹیلی فون بوتھ کا دروازہ بھی ٹوٹ کر غائب ہو چکا تھا، اس لئے اُسے بات سننے میں کوئی پریشانی نہیں ہو رہی تھی۔

دیکھو کورٹ میں اتنی جلدی شادی نہیں ہوسکتی، اس میں دو تین مہینے لگ سکتے ہیں، کیا کہا تم دو تین مہینے انتظار کرلوگی۔

نہیں نہیں مجھ سے اب انتظار نہیں ہوتا۔ کل مجھے دس بجے بس اسٹینڈ پر ملو۔ وہاں سے راج گڑھ چلتے ہیں، وہاں رہنے کی اچھی جگہ ہے۔ سب سے پہلے مندر چل کر ایک دوسرے کو مالا ڈال کر پتی پتنی مان لیں گے۔

ارے ایسے شادی ہو جاتی ہے۔

رہنے کی کوئی پرابلم نہیں۔ میں نے راج گڑھ میں ایک کمرہ کرائے پر لیا ہوا ہے۔ پھر وہی ضد۔ ڈر کی کیا بات ہے، میں تمہارے ساتھ ہوں تو۔ نہیں آ ؤ گی تو پچھتاؤ گی۔

ہاں اب تم سمجھدار لڑکی کی طرح بات کر رہی ہو۔

نہیں سامان لینے کی کوئی ضرورت نہیں، بس اپنے زیور لے لینا، شادی میں پہننے کے لئے۔

کیا کہا...... کچھ تو زیور ہوں گے؟

تمہیں اپنے بابوجی کا بہت خیال آ رہا ہے۔ ارے پگلی......کوئی ہمیشہ تو گھر سے بھاگ نہیں رہی ہو۔ شادی کے بعد آ کر اُن سے مل لیں گے۔

اچھا ٹھیک ہے۔ کل دس بجے بس اسٹینڈ پر ملتے ہیں۔

اُس نے فون رکھ دیا تھا اور سڑک کی دوسری طرف جانے لگا۔

وِجے کو کہاں فون کرنا تھا، اب اُسے اس بات کا خیال نہیں رہا۔ وہ اب مائیکل کے گھر جا رہا تھا۔ یہ آدمی ٹھیک نہیں لگتا۔ شادی کا جھانسہ دے کر اس لڑکی کو بھگا رہا ہے۔ راج گڑھ Tourist Place ہے اور بدنام جگہ بھی۔

اس طرح کے بہت سے واقعات سننے میں آئے کہ دُور دَراز کے علاقوں سے لڑکیوں کو اغوا کر کے راج گڑھ میں بیچ دیا جاتا ہے۔ اس

طرح کا مافیا وہاں بہت سرگرم ہے۔

مائیکل اُس کے محلے میں ہی رہتا ہے۔ بہت لمبا چوڑا، دادا قسم کا آدمی۔ چھوٹی موٹی غنڈہ گیری کیا کرتا تھا جو صرف مار پیٹ تک تھی۔

اکثر اُس نے وجے سے بھی کہا کہ کوئی کام ہو تو بتایئے۔ دوسرے دن وہ مائیکل کو لے کر بس اسٹینڈ پر پہنچ گیا تھا۔ اُس نے اُس آدمی کو لڑکی سے بات کرتے ہوئے سنا تھا کہ دس بجے بس اسٹینڈ پر ملو۔

وجے اور مائیکل بس اسٹینڈ کے باہر پھاٹک کے پاس کھڑے ہو گئے تھے۔ اور ہر آنے والے کو بہت غور سے دیکھ رہے تھے۔ لوگ رکشہ، تانگا اور آٹو سے اُتر اُتر کر بس اسٹینڈ کے اندر داخل ہو رہے تھے۔

تھوڑی دیر میں ایک اچھی خاصی شکل وصورت کی لڑکی رکشہ سے اُتری۔ اُس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بیگ تھا۔ اور وہ کچھ گھبرائی ہوئی سی لگ رہی تھی۔ لڑکی نے جلدی سے رکشے والے کو پیسے دیئے اور بس اسٹینڈ کے اندر چلی گئی۔

یہی لڑکی لگتی ہے...... اکیلی ہے اور گھبرائی ہوئی بھی......

وِجے نے مائیکل سے کہا۔ تب ہی وہ فون والا آدمی اُنہیں آتا ہوا دِکھائی دیا۔ اب وہ بس اسٹینڈ کے گیٹ کی طرف جا رہا تھا۔ وِجے نے مائیکل کو اُسے دِکھا دیا۔ مائیکل نے اُس آدمی کو بلایا، ذرا ایک منٹ سنو، وہ آدمی پلٹ کر مائیکل کو دیکھ رہا تھا۔ ذرا کنارے آؤ تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔

اب مائیکل اُس آدمی کو لے کر بس اسٹینڈ سے تھوڑی دُور پر چلا گیا تھا۔

کیا ضروری بات کرنی ہے۔

تم نے مجھے کل گالی کیوں دی تھی؟

مائیکل نے اُس آدمی کا گریبان پکڑ لیا تھا۔

نہیں میں نے تو کچھ نہیں کہا، میں تو تم کو جانتا بھی نہیں۔

دھڑ پڑ دھڑ مائیکل کے موٹے موٹے ہاتھوں کے گھونسے اُس آدمی کے منہ پر پڑ رہے تھے۔

پھر مائیکل نے اُس کا ہاتھ مروڑ کر اُسے ایک پٹخنی لگا دی۔ وہ درد کی شدت سے چیخا تھا۔ شاید ہاتھ بھی ٹوٹ گیا تھا۔

یہ سب دو چار منٹ میں ہو گیا۔

اب مائیکل وہاں سے تیزی سے چلا گیا تھا۔ کسی کو اُس کا پیچھا کرنے کی ہمت نہیں پڑی۔

وہ آدمی زمین پر پڑا درد کی شدت سے چلا رہا تھا اور اُس کا منہ بھی خون سے لہولہان تھا۔

ارے اس کو اسپتال پہنچاؤ، کوئی کہہ رہا تھا۔

دو لوگوں نے اُسے ایک رکشہ پر لادا تھا اور پاس کے ایک سول اسپتال میں لے گئے۔

وجے اب بس اسٹینڈ کے اندر داخل ہو رہا تھا۔ وہ لڑکی اُسے ایک کونے میں کھڑی نظر آ گئی۔ کافی بے چین لگ رہی تھی۔ وجے اُس کے پاس پہنچا تھا۔ وہ آدمی جو آپ کو بھگا کر راج گڑھ لے جا رہا تھا اب نہیں آئے گا۔

جی کیا مطلب؟ وہ گھبرا گئی۔

وہ آدمی جو اس طرح آپ کو بھگا کر لے جائے وہ کوئی اچھا آدمی ہو سکتا ہے۔ وہ آپ کو راج گڑھ لے جا کر کسی کوٹھے پر بیچ دیتا۔

کیا آپ پاگل ہیں؟ آپ کو بالکل عقل نہیں۔ اس طرح گھر سے بھاگ رہی ہیں۔ کیا آپ کو اپنے ماں باپ کا خیال نہیں آیا کہ اُن پر کیا بیتے گی۔ اب وہ آدمی نہیں آئے گا۔ مہینوں اسپتال میں پڑا رہے گا۔ اُس کے بعد پولیس اُس کو لے جائے گی۔

جائیے اپنے گھر واپس جائیے۔ وجے نے اُس سے کہا تھا۔ وہ لڑکی پھپھک پھپھک کر رونے لگی۔ یا بھگوان یہ میں نے کیا کیا۔
جو بھی کیا اب اُسے بھول جاؤ اور اپنے گھر واپس جاؤ۔
کس منہ سے گھر واپس جاؤں گی۔ وہاں تو میں پرچہ لکھ کر بھی چھوڑ آئی، کہ گھر سے بھاگ رہی ہوں۔ وہ پھر رونے لگی تھی۔
پتہ نہیں میرے ماں باپ میرے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔
سلوک کیا کریں گے۔ آپ کو دو چار ڈنڈے یا دو چار جوتیاں پڑیں گی جو آپ کے لئے ضروری ہیں۔ اس کے بعد اپنے گھر آرام سے رہئے گا۔

وجے اس لڑکی کو لے کر بس اسٹینڈ سے باہر آ گیا تھا اور ایک رکشہ والے کو آواز دی تھی۔ جائیے رکشہ کھڑا ہے، اپنے گھر جائیے۔
وہ لڑکی رکشہ پر بیٹھ گئی تھی۔ وجے سوچنے لگا، اگر یہ لڑکی اپنے گھر نہیں گئی تو کیا ہوگا۔ کہیں ندی وغیرہ میں پھاند نہ جائے۔ رکشہ جانے ہی والا تھا کہ اُس نے رکشہ کو روکا۔
چلو میں تمہیں گھر تک چھوڑ دوں۔
لڑکی رکشہ پر کھسک کر بیٹھ گئی تھی۔ وہ رکشہ پر بیٹھ گیا۔
لڑکی اب بھی سسکیاں لے رہی تھی۔ وجے نے کہا، اتنی بڑی غلطی کرنے جا رہی تھیں، جو تمہاری زندگی تباہ کر دیتی۔ تمہارے ماں باپ تو تمہاری پٹائی کریں گے ہی۔ جی چاہ رہا ہے میں بھی تم کو ایک جھانپڑ رسید کر دوں۔
جی مجھے جھانپڑ مار ہی دیجئے۔ میں اس کے لائق ہوں۔ وہ پھر پھپھک پڑی۔ اور وجے نے جھانپڑ مارنے کے بجائے صرف اپنے رُومال سے اُس کے آنسو پونچھے تھے اور پھر اپنا رُومال بھی اُس کو دے دیا کہ رکھ لے۔ جب گھر میں پٹائی ہوگی تو آنسو پونچھنے کے کام آئے گا۔
لڑکی کا گھر آ گیا تھا۔ وہ اُتر کر اپنے گھر میں داخل ہو گئی تھی۔ اور وجے رکشہ مڑوا کر واپس آ گیا تھا۔

......☆......

آج وجے کی شادی کی پچیسویں سالگرہ تھی۔ شادی کی سلور جبلی اُس کی بیٹی نیشی اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ اپنے سسرال سے آئی ہوئی تھی اپنے ماں باپ کی شادی کی سالگرہ میں شرکت کرنے کے لئے۔ اُس کا بیٹا بھی آیا ہوا تھا۔ پولیس آفیسر پچھلے سال ہی وہ I.P.S. میں آیا تھا اور آج کل اُس کی ٹریننگ چل رہی تھی۔ کافی دھوم دھام سے سالگرہ کی تیاریاں چل رہی تھیں۔
ابھی صبح کا وقت تھا، وہ کمرے میں بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا، تب ہی اُس کی بیوی سنگیتا کمرے میں داخل ہوئی۔ دیکھئے اب اخبار رکھ دیجئے اور کمرے سے باہر نکلئے۔
ٹھیک ہے اُٹھ رہا ہوں۔ بس ایک پیالی چائے اور پلا دو۔ یا بھگوان سارے دن ان کو چائے ہی پلاتے رہیں گے، تو کام کب ہوگا۔ صبح سے یہ چوتھی چائے کی پیالی ہوگی۔ اور پھر وہ چائے بنانے چلی گئی۔
وجے سوچنے لگا، آج اس کی شادی کے پچیس سال ہو گئے۔ اور ان پچیس سالوں میں سنگیتا نے کتنی اچھی طرح سے گھر چلایا۔ آج روپے کی فراوانی ہے، لیکن ملازمت کے ابتدائی زمانہ میں اس قدر مالی تنگی رہتی تھی کہ سنگیتا کو کبھی کچھ روپیہ جب خرچ کے نام پر بھی پھر بھی کبھی نہیں دے سکے۔ لیکن سنگیتا ان چیزوں سے بالکل بے نیاز رہی۔ گھر کی ساری ذمہ داریاں اور ہمیشہ اُس کو حوصلہ دیتے رہنا۔
لیجئے چائے۔ سنگیتا چائے لے آئی تھی اور اُس کے خیالوں کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔ اُس نے اخبار رکھ دیا تھا اور سنگیتا کی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔ ایک شریر مسکراہٹ کے ساتھ۔
ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔

اس وقت سنگیتا نے سوال کیا؟

سنگیتا میں پچھلے پچیس سالوں سے ایک سوال پوچھنا چاہ رہا ہوں اور ہمیشہ بھول جاتا ہوں۔ اس وقت پوچھ ہی لیتا ہوں۔

جی پوچھئے......

سنگیتا اُسے معنی خیز نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

یہ بتاؤ، جب میں نے اُس وقت تمہیں بس اسٹینڈ سے رکشہ پر تمہارے گھر تک چھوڑا تھا تو گھر پر تمہاری پٹائی ہوئی تھی کہ نہیں؟

سنگیتا اُسے تھوڑی دیر تک دیکھتی رہی، پھر زور سے ہنس دی تھی، پھر بولی......

ہاں بہت زور کی پٹائی ہوئی تھی۔ بابو جی تو تین چار روز نہیں بولے تھے، ہاں ماں نے ضرور بہت ساری جوتیاں میرے اُوپر چٹکا دی تھیں۔

وجے بہت زور سے ہنسا تھا۔

● ● ●